اوراس قابل ہے کہ مسلمان اس کا بغور مطالعہ کرکے نقوش ماضی کے پیش نظر مستقبل کے لئے کوئی راہِ عمل متعین کریں۔ کتاب نغمۂ خواب آور نہیں۔ بلکہ ایک جرسِ کارواں ہے جواُن میں عزم وہمت احساسِ خودی اور خود اعتمادی کے پیدا ہونے کا سبب ہوگی۔

حقیقتِ عبودیت ترجمہ کتاب امام ابن تیمیہؒ از جناب مولوی صدرالدین اصلاحی — تقطیع خورد ضخامت ۱۴۴ صفحات کتابت وطباعت بہتر کاغذ عمدہ قیمت ۸/ پتہ :- دارالاشاعت نشأۃِ ثانیہ حیدرآباد دکن۔

فلسفہ اور تصوف کی غلط آمیزش سے مسلمانوں میں عقیدہ وعمل کی جو گمراہیاں آج نظر آتی ہیں۔ حافظ ابن تیمیہؒ کے زمانہ میں بھی تھیں اور آپ نے انھیں سے متاثر ہوکر ایک سائل کے جواب میں ایک رسالہ "العبودیۃ" کے نام سے لکھا تھا۔ لائق مترجم نے اس کو اردو کا جامہ پہنا کر قسطوار ماہنامہ "ترجمان القرآن" میں شائع کیا تھا۔ اب یہی ترجمہ کتابی شکل میں شائع کردیا گیا ہے۔ کتاب کی اہمیت اور افادیت کے لئے شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ کا نام نامی کافی ضمانت ہے۔ چنانچہ علامہ نے اس میں عبودیت کی حقیقت۔ اس کے لوازم وآداب اوراس کے اصل مقتضیات ومطالبات پر نہایت مدلل بحث کی ہے اور جیسے کہ ان کی عادت ہے اس ضمن میں بعض اور اہم بحثیں مثلاً جبر وقدر جہاد، حبِ رسول، وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود وغیرہ بھی آگئی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جہاں تک علامہ ابن تیمیہؒ کے ساتھ اس کتاب کے انتساب کا تعلق ہے۔ یہ ہر طرح قابلِ قدر ہے لیکن علامہ مرحوم کا اسلامی تصوف کی نسبت جو نقطۂ نظر ہے۔ اربابِ علم اس سے بے خبر نہیں ہیں۔ اس بنا پر اس کتاب کے ہر جزو سے کلی اتفاق کرنا ہر ایک کے لئے مشکل ہے۔ پھر علامہ کے طرز بیان میں بعض بعض جگہ جو درشتی اور تلخی پیدا ہو جاتی ہے اس سے یہ رسالہ بھی خالی نہیں ہے۔

حکومتِ الٰہیہ اور علماء مفکرین مرتبہ جناب ابو محمد امام الدین صاحب رام نگری۔ تقطیع متوسط ضخامت ۴۰۵ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت للعہ پتہ :- مکتبہ نشأۃِ ثانیہ چنچل گوڑہ حیدرآباد دکن

دنیا میں کسی قوم کا زوال اتنا حیرت انگیز نہیں ہوسکتا جتنا کہ مسلمانوں کا ہے کیونکہ یہ

خلافتِ الٰہی کے امین ہیں۔ دنیا کے لئے آخری اور قطعی دستور عمل ان کے پاس ہے اور پھر خدا کی طرف سے ان کے لئے تمکن علی الارض اور استخلاف کا وعدہ بھی ہے۔ حسناتِ دینی و دنیوی کا مژدہ بھی انھیں کے لئے مخصوص ہے۔ ان سب کے باوجود ان کا زوال پذیر ہونا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ اگرچہ مسلمان قول واقرار کے اعتبار سے مسلمان ہیں لیکن ان کا عمل مسلمانوں کا سا نہیں رہا ہے۔ پھر ان کا جو قول واقرار ہے وہ بھی اپنی اصل روح اور اسپرٹ سے یکسر خالی ہے۔ یہ ایک راز ہے جس کو عالمِ اسلام کے مفکر علما نے محسوس کر کے اس پر مفصل مضامین اور مقالات لکھے اور انھوں نے مسلمانوں کو پھر از سرِ نو "اعتصام بحبل اللہ" کی دعوت دی۔ چنانچہ ہندوستان کے علما نے بھی اس سلسلہ میں نہایت بصیرت افروز اور حقیقت نما مقالات لکھے اور انھیں کا یہ اثر ہے کہ آج یہاں کے مسلمانوں میں رجوع الی الاسلام کا جذبہ بڑھ رہا ہے اور وہ اپنے اس منصب کو ادا کرنے کے لئے بے چین نظر آتے ہیں جو بحیثیت مسلمان اُن کا اپنا حق ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں لائق مرتب نے اسی موضوع سے متعلق تقریباً ۲۴ مضامین جمع کر دیئے ہیں جو سب کے سب ہندوستان کے نامور علما اور سیاسی و دینی مفکرین کے قلم کے لکھے ہوئے ہیں۔ ان مضامین کو ایک ساتھ پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ حکومتِ الٰہیہ کا منشا اور مطلب کیا ہے؟ یہ کیونکر قائم ہو سکتی ہے؟ اور اس کو قائم کرنے والوں کے اوصاف اور خصائص کیا ہونے چاہئیں؟ جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے اس کے جواب میں دیانت داری کے ساتھ اختلاف ہو سکتا ہے اور ہے۔ لیکن مرتب چونکہ ایک خاص جماعت کے رکن ہیں اس لئے انھوں نے مختلف مقالہ نگاروں سے متعلق جو تعارفی نوٹ لکھے ہیں ان میں جماعتی عصبیت کی جھلک پائی جاتی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ طریقہ غیر مستحسن ہے۔ جب آپ کسی ایک مفکر کا مقالہ اس لئے شائع کر رہے ہیں کہ وہ آپ کے مقصد سے ہم آہنگ ہے تو پھر اپنے جماعتی نقطۂ نظر سے مقالہ نگار کی سیاسی روش پر اعتراض کرنا گویا اس کا منہ چڑانا ہے۔ بہرحال مجموعی اعتبار سے ان مضامین کا مطالعہ مفید اور دینی بصیرت وموعظت کا سبب ہوگا۔